رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

آسان تیسیرِ المنطَق

مرتب

مولانا محمد عمر فاروق ڈیروی

مدرس دار العلوم الاسلامیہ، ماہڑہ تحصیل پروآ، ڈی آئی خان
فاضل دار العلوم عیدگاہ کبیر والا، ضلع خانیوال

ناشر
المكتبة العلمية الاشرفية
مدرسہ دار العلوم الاسلامیہ • ماہڑہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

آسان تیسیر المنطق

مرتب:

مولانا محمد عمر فاروق ڈیروی

مدرس دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ تحصیل پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

فاضل دار العلوم عید گاہ کبیر والا ضلع خانیوال

ناشر

المکتبۃ العلمیۃ الاشرفیۃ: مدرسہ دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ

رابطہ نمبر 0344:9861316, 0342:6624427

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت اول : فروری 2019

نام کتاب : آسان تیسیر المنطق

نام مرتب : مولانا محمد عمر فاروق ڈیروی

ناشر : المکتبۃ العلمیۃ الاشرفیۃ مدرسہ دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ

کمپوزنگ : محمد عمر فاروق ڈیروی

ترتیب و تزئین : آفتاب احمد جوئیہ
گرافکس ڈیزائنر، النور گرافکس،
مسعود مارکیٹ، ڈیرہ اسماعیل خان
0966-712081

ضروری گزارش: اس رسالہ کی حتی الوسع تصحیح کی مکمل کوشش کی گئی ہے اگر اس کے باوجود کہیں کسی قسم کی بھی غلطی نظر آئے تو نشاندہی ضرور فرمائیں تاکہ آئندہ تصحیح کی جاسکے۔

فجزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدارین

فہرست

تقریظ 7

عرضِ مرتب 8

خصوصیات 10

ہدایات برائے مدرسین 10

(حصہ اول) تصورات کی بحث 11

پہلا سبق: علم کی تعریف اور اس کی قسمیں 11

دوسرا سبق: تصور اور تصدیق کی قسمیں 13

تیسرا سبق: چند اصطلاحات 15

چوتھا سبق: دلالت و وضع اور دلالت کی قسمیں 16

پانچواں سبق: دلالت لفظیہ وضعیہ کی قسمیں 18

چھٹا سبق: مفرد اور مرکب 19

ساتواں سبق: کُلّی اور جُزئی 20

آٹھواں سبق: حقیقت وماہیت اور کلی کی قسمیں 21

نواں سبق: کلی ذاتی اور عرضی کی قسمیں 23

دسواں سبق: اصطلاح "ماھُوَ" کا بیان 25

گیارہواں سبق: جنس اور فصل کی قسمیں 26

بارہواں سبق: دو کلیوں میں نسبت کا بیان 28

تیرہواں سبق: معرف اور قول شارح کا بیان 29

(حصہ دوم) تصدیقات کی بحث 31

پہلا سبق: دلیل اور حجت کی بحث 32

دوسرا سبق: قضیہ کی تعریف اور اس کی قسمیں 33

تیسرا سبق: قضیہ شرطیہ کی بحث 35

چوتھا سبق: تناقض کا بیان 39

پانچواں سبق: عکسِ مستوی کا بیان 42

چھٹا سبق: حجت کی قسمیں 44

ساتواں سبق: قیاس کی قسمیں 46

آٹھواں سبق: استقراء اور تمثیل کا بیان 47

نواں سبق: دلیل لمی اور دلیل انی 48

دسواں سبق: مادہ قیاس کا بیان 49

ارشاد المنطق فی حل اسئلة تیسیر المنطق 52

(حصہ اول) تصورات کی بحث 52

پہلا سبق: علم کی تعریف اور اس کی قسمیں 52

دوسرا سبق: تصور اور تصدیق کی قسمیں 53

تیسرا سبق: چند اصطلاحات 53

چوتھا سبق: دلالت و وضع اور دلالت کی قسمیں 54

پانچواں سبق: دلالت لفظیہ وضعیہ کی قسمیں 55

چھٹا سبق: مفرد اور مرکب 56

ساتواں سبق: کُلّی اور جُزئی 57

آٹھواں سبق: حقیقت وماہیت اور کلی کی قسمیں 58

نواں سبق: کلی ذاتی اور عرضی کی قسمیں 59

دسواں سبق: اصطلاح ”ماھُوَ“ کا بیان 60

گیارہواں سبق: جنس اور فصل کی قسمیں 61
بارہواں سبق: دو کلیوں میں نسبت کا بیان 62
تیرہواں سبق: مُعَرِّف اور قولِ شارح کا بیان 63
(حصہ دوم) تصدیقات کی بحث 64
پہلا سبق: دلیل اور حجت کی بحث 64
دوسرا سبق: قضیہ کی تعریف اور اس کی قسمیں 64
تیسرا سبق: قضیہ شرطیہ کی بحث 65
چوتھا سبق: تناقض کا بیان 67
پانچواں سبق: عکسِ مستوی کا بیان 68
چھٹا سبق: حجت کی قسمیں 69

تقریظ

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مجیب الرحمٰن صاحب (مہتمم مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ ماہڑہ)

باسمہ سبحانہٗ وتعالیٰ:

الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ وعلی آلہ وصحبہ والمؤمنین الی یوم القیامۃ. اما بعد:

مدارس عربیہ کے نصاب کے فنون میں ایک قدیم فن علمِ منطق ہے، ابتدائی درجہ کے طلباء کرام کو اگر علمِ منطق کی اصطلاحات پر اچھی طرح عبور حاصل ہو جائے، تو اُن کے لئے آگے چلنا آسان ہو جاتا ہے، اس کے لئے ابتداء میں ہمارے مدارس میں اردو کی تیسیر المنطق پڑھائی جاتی ہے، گو کتاب آسان ہے، لیکن ہر بعد والا زمانہ پہلے سے زیادہ آسانی کا خواہاں ہے، اس لئے تیسیر المنطق کو بھی زیادہ آسان کرنے کی ضرورت تھی، اِسی ضرورت کو سامنے رکھ کر ہمارے مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ ماہڑہ کے مدرس حضرت مولانا محمد عمر فاروق صاحب حفظہ اللہ نے "آسان تیسیر المنطق" ترتیب دی ہے، جس میں تیسیر المنطق کو آسان کر دیا گیا، اور اسباق کے آخر میں نقشہ جات دیئے گئے اور تیسیر المنطق کی مشقوں کو بھی حل کر کے آخر میں لگا دیا گیا ہے، اب اہل علم اِس "آسان تیسیر المنطق" کو ہی اپنے زیر درس رکھیں، ان شاء اللہ اُنہیں طلباء کی استعداد میں کمی نہیں بلکہ اضافہ محسوس ہوگا، اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی اِس محنت کو قبول فرمائے، اور طلباء و مدرسین کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائے! آمین

مجیب الرحمن عفا اللہ عنہ

دارالعلوم الاسلامیہ ماہڑہ، تحصیل پروآ، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

15 جمادی الاولیٰ سنہ 1440ھ

عرضِ مرتب

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وعلی کل من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔ اما بعد؛

بندہ نے جب تدریسی میدان میں قدم رکھا تو پہلے ہی سال سے منطق کی مشہور ومعروف کتاب ”تیسیر المنطق“ سے سابقہ پڑا، کتاب کے مضامین اردو میں ہونے کے باوجود زمانہ کے اعتبار سے اس کا طرزِ تحریر کچھ غیر مانوس اور قدیم معلوم ہوا، چند اسباق کے بعد تمارین کو حل کرنا بھی مشکل معلوم ہوا، ان دو باتوں کے ساتھ ساتھ زمانہ حاضر کے طلبہ میں منطق کے ساتھ شوق کی کافی کمی معلوم ہوئی، منجملہ وجوہات کے ایک وجہ یہ بھی معلوم ہوئی کہ اُن کیلئے ”تیسیر المنطق“ میں موجود اصطلاحات کو یاد کرنا اور تمارین کو حل کرنا دشوار ہے کیونکہ مبتدی طلبہ کے اعتبار سے اصطلاحات کی تعریفات لمبی اور ان کا طرزِ تحریر قدیم تھا ان کے یاد نہ ہونے کے نتیجہ میں تمارین کو سمجھ کر حل کرنا مشکل تھا، اسی ضرورت کی تکمیل کیلئے چند ساتھیوں کے غیر معمولی اصرار پر میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کتاب کی اصطلاحات کو مختصر اور عام فہم انداز میں لکھا جائے تاکہ اس کو ہر طالب علم آسانی سے سمجھ کر یاد کر سکے جو اُن کیلئے منطق کی اگلی کتب میں بھی معین ثابت ہو اور مزید کتاب کی افادیت کو بڑھاتے ہوئے اور اساتذہ کے فائدہ کیلئے اس کتاب کے آخر میں تمارین کو حل کیا جائے، اللہ جل شانہ سے قوی امید ہے اگر اس کتاب کو اصل کتاب کی جگہ داخل نصاب کیا جائے تو ان شاء اللہ منطق کی بنیادی باتیں سمجھنے میں طلبہ کو بڑی آسانی ہو گی۔

اظہار تشکر ! اُن کرم فرماؤں کا انتہائی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب میں کسی بھی درجہ کی معاونت کی خصوصاً استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مجیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے تقریظ لکھ کر اس کتاب کی اہمیت کو مزید اُجاگر کر دیا اور ان کی دن رات کی خصوصی دعاؤں اور نظرِ شفقت سے یہ کتاب اپنی تکمیل کو پہنچی اور استاذِ محترم حضرت مولانا خالق داد صاحب دامت برکاتہم (مدرس جامعہ محمدیہ پروآ) کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی تدریسی اور دیگر اہم مصروفیات کے باوجود اس کتاب پر نظر ثانی کی اور اپنے مخلص دوست مولانا عرفان تونسوی صاحب حفظ اللہ (مدرس جامعہ فاروقیہ کوٹ رفیق کسوکی روڈ، کامونکی) کا بھی بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے مسودہ کی تصحیح میں مکمل معاونت کی۔ اسی طرح اپنے ادارے کے اساتذہ کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے مفید مشوروں سے میرے حوصلے بلند کئے، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنی شایانِ شان بدلہ عطا فرمائے، اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس ادنیٰ کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے سرفراز فرمائے، اور اس کتاب کو مفیدِ عام بنائے، اور مرتب اور اس کے اساتذہ اور والدین کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین ثم آمین

محمد عمر فاروق ڈیروی عفا اللہ عنہ

مدرس دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ

خصوصیات

۱. تیسیر المنطق کی تمام اصطلاحات کو انتہائی آسان اور کچھ نئ مثالوں کے ساتھ مبتدی طلبہ کیلئے پیش کیا گیا ہے۔

۲. اسباق کے آخر میں نقشہ جات دیئے گئے جو اساتذہ اور طلبہ دونوں کیلئے بے حد مفید ہیں۔

۳. کتاب کے آخر میں "ارشاد المنطق فی حل اسئلة تیسیر المنطق" کے نام سے کتاب میں موجود تمام تمارین کو حل کیا گیا ہے جو نئے مدرسین کیلئے انتہائی مفید ہے۔

۴. حتی الامکان ہر تعریف کی مثال بیان کر کے تعریف کو اس مثال پر منطبق کیا گیا تا کہ یہ فن طلبہ پر نہایت آسان اور واضح ہو جائے۔

۵. غیر مانوس مثالوں کی جگہ عام فہم مثالیں پیش کی گئیں ہیں تا کہ اساتذہ اور طلبہ کما حقہ فائدہ اٹھا سکیں۔

ہدایات برائے مدرسین

۱. اس کتاب میں موجود تمام اصطلاحات چوں کہ مختصر اور آسان ہیں اسلئے ہو بہو یہیں حفظ کرائی جائیں، ان شاء اللہ اس بات کا منطق کی اگلی کتب میں بھی بہت فائدہ ہو گا۔

۲. اسباق کے آخر میں موجود نقشہ جات طلبہ کو بورڈ وغیرہ کی مدد سے اچھی طرح سمجھا دیں ان شاء اللہ کند ذہن طلبہ بھی سبق کا خلاصہ سمجھ جائیں گے۔

۳. تمارین مکمل تفصیل سے حل کروائیں اور سبق میں مذکور اصطلاحات کو ان پر فٹ کروائیں ان شاء اللہ غایت درجہ فائدہ ہو گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبِّ یَسِّرۡ وَلَا تُعَسِّرۡ وَتَمِّمۡ بِالۡخَیۡرِ

(حصہ اول) تصورات کی بحث

پہلا سبق

علم کی تعریف اور اس کی قسمیں

علم کی تعریف: کسی چیز کی شکل و صورت کا ذہن میں آنا۔ جیسے: لفظ سیب کسی نے بولا اور اس کی شکل ذہن میں آگئی تو یہ سیب کا علم ہے۔

علم کی دو قسمیں ہیں

(۱) تصور (۲) تصدیق

تصور: جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کیلئے نہ ثابت کیا گیا ہو اور نہ نفی۔ جیسے: صرف سیب کا علم۔

تصدیق: جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کیلئے ثابت کیا گیا ہو یا نفی۔ جیسے: سیب میٹھا ہے، سیب میٹھا نہیں ہے۔

تمرین

ان مثالوں میں غور کر کے تصور اور تصدیق کی پہچان کریں۔

1۔ زید کا گھوڑا؟ 2۔ عمرو کی بیٹی؟

3۔ عمرو زید کا غلام؟

4۔ بکر خالد کا بیٹا ہوگا؟

5۔ سرد پانی؟

6۔ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں؟

7۔ جنت حق ہے؟

8۔ دوزخ کا عذاب؟

9۔ قبر کا عذاب حق ہے؟

10۔ مکہ معظمہ؟

فائدہ: تصور اور تصدیق کی پہچان، جس میں حکم نہ ہو وہ ''تصور'' اور جس میں حکم ہو وہ ''تصدیق'' ہے اور حکم ''ہے'' یا ''نہیں'' ہے۔

دوسرا سبق

تصور اور تصدیق کی قسمیں

تصور کی دو قسمیں ہیں

(۱) تصور بدیہی (۲) تصور نظری

تصور بدیہی: جو بغیر تعریف کے سمجھ میں آجائے۔ جیسے: آگ، پانی، گرمی، سردی وغیرہ۔

تصور نظری: جو بغیر تعریف کے سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے: اسم، فعل، حرف، معرب، مبنی وغیرہ۔

تصدیق کی بھی دو قسمیں ہیں

(۱) تصدیق بدیہی (۲) تصدیق نظری

تصدیق بدیہی: جو بغیر دلیل کے سمجھ میں آجائے۔ جیسے: دو چار کا آدھا ہے، ایک چار کا چوتھائی ہے۔

تصدیق نظری: جو بغیر دلیل کے سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے: عالم بنانے والی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

تمرین

امثلہ ذیل میں بتائیں کہ تصور اور تصدیق کی کون سی قسم ہے؟

1۔ پل صراط؟ 2۔ جنت؟

3۔ قبر کا عذاب؟ 4۔ چاند؟

5۔ آسمان؟ 6۔ دوزخ موجود ہے؟

7۔ ترازو اعمال کا؟

8۔ جنت کے خزانے؟

9۔ عمرو کا بیٹا کھڑا ہے؟

10۔ کوثر جنت کا حوض ہے؟

11۔ آفتاب روشن ہے؟

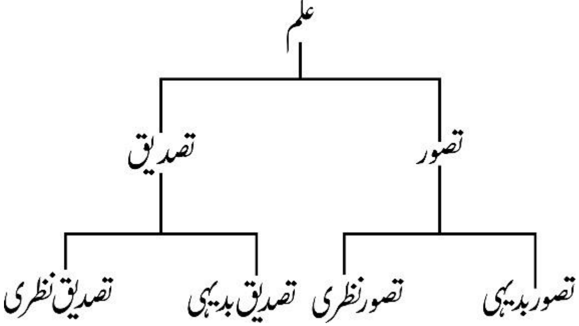
علم
تصور
تصدیق
تصور بدیہی
تصور نظری
تصدیق بدیہی
تصدیق نظری

* * *

تیسرا سبق

چند اصطلاحات

مُعَرِّف اور قولِ شارح: دو یا دو سے زیادہ معلوم تصورات جن سے نا معلوم تصور کا علم ہو (جس کا علم ہوا اس کو مُعَرَّف کہتے ہیں)۔ جیسے: کسی کو ’’حیوان‘‘ اور ’’ناطق‘‘ کا علم ہے اس نے دونوں کو ملایا تو حیوان ناطق ہوا اور اِن سے ’’انسان‘‘ نامعلوم کا علم ہو گیا۔

دلیل اور حجت: دو یا دو سے زیادہ معلوم تصدیقات جن سے نا معلوم تصدیق کا علم ہو۔ جیسے: کسی کو معلوم ہے کہ ’’انسان جاندار ہے‘‘ اور ’’ہر جاندار جسم والا ہے‘‘ ان دونوں کے ملانے سے اس بات کا علم ہو جائے گا کہ ’’انسان جسم والا ہے‘‘۔

نظر و فکر: دو یا دو سے زیادہ معلوم تصورات یا معلوم تصدیقات کو ملا کر کسی نا معلوم تصور یا نا معلوم تصدیق کا علم حاصل کرنا۔

منطق کی تعریف: وہ علم ہے جس کے ذریعے کسی شئ کی تعریف اور دلیل بنانے میں غلطی سے حفاظت ہو جائے۔

موضوع: ہر علم کا وہ چیز ہے جس کے حالات سے اس علم میں بحث کی جائے۔ جیسے: نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہیں۔

منطق کا موضوع: وہ تعریفات اور دلیلیں ہیں جن سے نہ جانے ہوئے تصور اور نہ جانی ہوئی تصدیق کا علم حاصل ہو۔

منطق کی غرض: نظر و فکر کا صحیح ہونا ہے۔

چوتھا سبق

دلالت و وضع اور دلالت کی قسمیں

دلالت کی تعریف

کسی چیز کا خود بخود قدرتی طور پر یا کسی کے مقرر کرنے سے ایسا ہونا کہ اس کے جاننے سے دوسری نامعلوم چیز کا علم ہو جائے۔ جیسے: دھوئیں سے آگ کا علم۔ دھواں "دال" اور آگ "مدلول" ہے۔

وضع کی تعریف: ایک چیز کو دوسری چیز کیلئے اس طرح خاص کر دینا کہ پہلی چیز کے علم سے دوسری چیز کا علم ہو جائے۔ جیسے: لفظ پین کو ذاتِ پین کیلئے وضع کیا گیا۔ (کتاب، ٹوپی، وغیرہ کیلئے نہیں)۔ لفظ پین "موضوع" ذات پین "موضوع لہٗ" ہے۔

دلالت کی دو قسمیں ہیں

(۱) دلالت لفظیہ (۲) دلالت غیر لفظیہ

دلالت لفظیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو۔ جیسے: لفظ زید کی دلالت اس کی ذات پر۔

دلالت غیر لفظیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ نہ ہو۔ جیسے: دھوئیں کی دلالت آگ پر۔

دلالت لفظیہ کی تین قسمیں ہیں

(۱) وضعیہ (۲) طبعیہ (۳) عقلیہ

دلالتِ لفظیہ وضعیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو اور دلالت وضع کی وجہ سے ہو۔ جیسے: لفظ زید کی دلالت اس کی ذات پر۔

دلالتِ لفظیہ طبعیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو اور دلالت طبعیت کے تقاضے سے ہو۔ جیسے: آہ آہ کی دلالت کسی تکلیف پر۔

دلالتِ لفظیہ عقلیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو اور دلالت عقل کے تقاضے سے ہو۔ جیسے: پردے کے پیچھے سے سنی ہوئی آواز کی دلالت بولنے والے کے وجود پر۔

دلالتِ غیر لفظیہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وضعیہ (۲) طبعیہ (۳) عقلیہ

دلالتِ غیر لفظیہ وضعیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ نہ ہو اور دلالت وضع کی وجہ سے ہو۔ جیسے: سرخ اشارہ کی دلالت ٹریفک رکوانے پر۔

دلالتِ غیر لفظیہ طبعیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ نہ ہو اور دلالت طبعیت کے تقاضے سے ہو۔ جیسے: آنسوؤں کے بہنے کی دلالت غم پر۔

دلالتِ غیر لفظیہ عقلیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ نہ ہو اور دلالت عقل کے تقاضے سے ہو۔ جیسے: دھوئیں کی دلالت آگ پر۔

فائدہ: منطق میں اعتبار صرف دلالتِ لفظیہ وضعیہ کا ہے کیونکہ افادہ (فائدہ دینا) اور اِستفادہ (فائدہ حاصل کرنا) اسی سے ہوتا ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل مثالوں میں غور کر کے بتائیں کہ دلالت کون سی ہے نیز دال اور مدلول بھی بتائیں؟

1۔ سر کا ہلانا، ہاں یا نہیں؟

2۔ سرخ جھنڈی، ریل کا ٹھہرانا؟

3۔ تار کے کھٹکے کی آواز، تار کا مضمون؟

4۔ لفظ قلم، تختی، مدرسہ، زید، انسان؟

5۔ دھوپ، آفتاب؟

6۔ آہ، اوہ، اوہ؟

پانچواں سبق

دلالت لفظیہ وضعیہ کی قسمیں

دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں

(۱) دلالتِ مطابقی (۲) دلالتِ تضمُّنی (۳) دلالتِ اِلتزامی

دلالتِ مطابقی: وہ دلالت ہے جس میں لفظ اپنے پورے معنیٰ موضوع لہٗ پر دلالت کرے۔ جیسے: اِنسان کی دلالت حیوان ناطق پر۔

دلالت تضمُّنی: وہ دلالت ہے جس میں لفظ اپنے معنیٰ موضوع لہٗ کے جز پر دلالت کرے۔ جیسے: اِنسان کی دلالت حیوان پر یا ناطق پر۔

دلالتِ اِلتزامی: وہ دلالت ہے جس میں لفظ اپنے معنیٰ موضوع لہٗ کے لازم پر دلالت کرے۔ جیسے: اِنسان کی دلالت قابلیت علم پر۔

تمرین

امثلہ ذیل میں دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام بتائیں؟

1۔ نابینا، آنکھ؟
2۔ لنگڑا، ٹانگ؟
3۔ درخت، شاخیں؟
4۔ نکٹا، ناک؟
5۔ ہدایہ، کتاب الصوم؟
6۔ ہدایۃ النور، مقصد اول؟
7۔ چاقو، اس کا دستہ؟

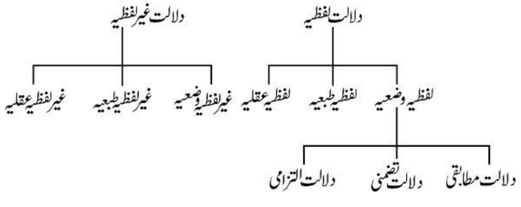
دلالت
دلالت لفظیہ
دلالت غیر لفظیہ
لفظیہ وضعیہ
لفظیہ طبعیہ
لفظیہ عقلیہ
غیر لفظیہ وضعیہ
غیر لفظیہ طبعیہ
غیر لفظیہ عقلیہ
دلالت مطابقی
دلالت تضمنی
دلالت التزامی

چھٹا سبق

مفرد اور مرکب

مفرد: ایسا لفظ ہے جس کے جزو سے معنی کے جزو پر دلالت کا ارادہ نہ کیا گیا ہو۔ جیسے: لفظ زید۔ (کیونکہ ''ز، ی، د'' سے ذاتِ زید کے الگ الگ اجزاء (ہاتھ پاؤں وغیرہ) پر دلالت کا ارادہ نہیں بلکہ دلالت ہی نہیں)۔

مفرد کی چار قسمیں ہیں

(۱) لفظ کا جز نہ ہو۔ جیسے: حروف تہجی ا، ب، ت وغیرہ۔

(۲) لفظ کا جز ہو مگر معنی دار نہ ہو۔ جیسے: اِنسان (اسکے جز تو ہیں یعنی ا، ن، س وغیرہ لیکن معنی دار نہیں ہیں)

(۳) لفظ کا جز ہو معنی دار ہو مگر معنی مقصود پر دلالت نہ کرے۔ جیسے: عبداللہ (اسکے جز تو ہیں یعنی عبد اور اللہ لیکن عبد سے عبدیت اور اللہ سے ذات باری تعالیٰ مراد نہیں بلکہ دونوں کے مجموعہ سے ایک شخص انسانی مراد ہے)

(۴) لفظ کا جز ہو، معنی دار ہو لفظ کے جز کی معنی کے جز پر دلالت بھی ہو مگر دلالت کا ارادہ نہ کیا گیا ہو۔ جیسے: کسی کا نام ''حیوان ناطق'' رکھ دیا جائے۔

مرکب: ایسا لفظ ہے جس کے جز سے معنی کے جز پر دلالت کا ارادہ کیا گیا ہو۔ جیسے: زید کھڑا ہے (کیونکہ لفظِ ''زید'' ذاتِ زید پر، لفظ ''کھڑا'' صفت پر اور لفظِ ''ہے'' ثبوت پر دلالت کرتا ہے اور یہ دلالت مقصود بھی ہے)۔

تمرین

ان مثالوں میں بتائیں کہ کون مفرد ہے اور کون مرکب؟

1۔ احمد؟ 2۔ مظفر نگر؟ 3۔ اسلام آباد؟
4۔ عبدالرحمٰن؟ 5۔ ظہر کی نماز؟ 6۔ رمضان کا روزہ؟
7۔ ماہِ رمضان؟ 8۔ جامع مسجد؟ 9۔ دہلی کی جامع مسجد خدا کا گھر ہے؟

ساتواں سبق

کُلِّی اور جُزئی

جو چیز ذہن میں آئے اس کو ''مفہوم'' کہتے ہیں۔

مفہوم کی دو قسمیں ہیں

(۱) کُلِّی (۲) جُزئی

کُلِّی: وہ مفہوم ہے جس میں شرکت ہو سکے، یعنی کئی چیزوں پر صادق آئے۔ جیسے: لفظ انسان۔

جُزئی: وہ مفہوم ہے جس میں شرکت نہ ہو سکے، یعنی وہ ایک معین چیز پر صادق آئے۔ جیسے: لفظ زید۔

تمرین

اشیاء ذیل میں بتاؤ کون کلی ہے اور کون جزئی؟

1۔ گھوڑا؟
2۔ بکری؟
3۔ میری بکری؟
4۔ زید کا غلام؟
5۔ سورج؟
6۔ یہ سورج؟
7۔ آسمان؟
8۔ یہ آسمان؟
9۔ سفید چادر؟
10۔ سیاہ کرتا؟
11۔ ستارہ؟
12۔ دیوار؟
13۔ یہ مسجد؟
14۔ یہ پانی؟
15۔ میرا قلم؟

فائدہ: اضافت اور اشارہ کی وجہ سے شئی جزئی بن جاتی ہے۔

آٹھواں سبق

حقیقت وماہیت اور کلی کی قسمیں

حقیقت وماہیت: کسی شئ کی وہ چیزیں ہیں جن سے مل کر وہ شئ بنے۔ جیسے: اِنسان کی حقیقت اور ماہیت حیوانُ ناطق ہے۔

عوارض: وہ چیزیں ہیں جو حقیقت کے علاوہ ہیں۔ جیسے: کالا، گورا، عالم، جاہل ہونا وغیرہ۔

چند کلیات کی حقیقتیں

(۱) **حیوان:** جِسمٌ نَامی حَسّاس مُتحرِّك باِلِارادۃ(وہ بڑھنے والا جسم جو حساس اور اپنے ارادے کے ساتھ حرکت کرنے والا ہو۔

(۲) **انسان:** حیوان ناطق (بولنے والا حیوان)

(۳) **گھوڑا:** حیوان صاہل (ہنہنانے والا حیوان)

(۴) **بیل:** حیوان ذو خوار

(۵) **گدھا:** حیوان ناہق (ہینگنے والا حیوان)

(٦) **بکری:** حیوان ذو رغا (منمنانے والا حیوان)۔

کُلِّی کی دو قسمیں ہیں

(۱) کُلِّی ذاتی (۲) کُلِّی عرضی

کُلِّی ذاتی: وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی پوری حقیقت یا اس کا جز ہو۔ جیسے: اِنسان (اپنے افراد زید، عمرو، بکر وغیرہ کی پوری حقیقت ہے) اور حیوان (اپنے افراد اِنسان، بیل، بکری وغیرہ کی حقیقت کا جز ہے)

کُلّی عرضی: وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو۔ جیسے: ضاحِک یعنی ہنسنے والا (اِنسان کی کلی عرضی ہے کیونکہ اِنسان کی حقیقت سے خارج ہے)

تمرین

مندرجہ ذیل میں کلی ذاتی اور عرضی بتائیں؟

1۔ جسم نامی، درخت انار؟
2۔ میٹھا، انار؟
3۔ سرخ، انار؟
4۔ حیوان، فرس؟
5۔ قوی، گھوڑا؟
6۔ کشادہ، مسجد؟
7۔ جسم، پتھر؟
8۔ سخت، پتھر؟
9۔ لوہا، چاقو؟
10۔ تیز، چاقو؟
11۔ تیز، تلوار؟

نواں سبق

کلی ذاتی اور عرضی کی قسمیں

کلی ذاتی کی تین قسمیں ہیں

(۱) جنس (۲) نوع (۳) فصل

جنس: وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے جن کی حقیقتیں الگ الگ ہوں۔ جیسے: حیوان (انسان، بیل، بکری وغیرہ پر بولا جاتا ہے جن کی حقیقتیں الگ الگ ہیں)۔

نوع: وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے جن کی حقیقت ایک ہو۔ جیسے: انسان (زید، عمرو، بکر وغیرہ پر بولا جاتا ہے جن کی حقیقت ایک ہے)۔

فصل: وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے جن کی حقیقت ایک ہو اور وہ دوسری حقیقتوں سے اس حقیقت کو جدا کرے۔ جیسے: ناطق انسان کیلئے (زید، عمرو، بکر وغیرہ پر بولا جاتا ہے جن کی حقیقت ایک ہے اور انسان کو دوسری حقیقتوں یعنی بیل، بکری وغیرہ سے جدا کرتا ہے)۔

کلی عرضی کی دو قسمیں

(۱) خاصہ (۲) عرض عام

خاصہ: وہ کلی عرضی ہے جو ایک حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے: ضاحِک (ہنسنے والا) انسان کا خاصہ ہے۔

عرضِ عام: وہ کلی عرضی ہے جو چند مختلف حقیقتوں کے افراد پر صادق آئے۔ جیسے: ماشی یعنی پاؤں سے چلنے والا (انسان، فرس، بقر وغیرہ پر صادق آتا ہے)۔

تمرین

بتائیں ایک چیز دوسری چیز کیلئے جنس یا نوع یا فصل یا خاصہ یا عرض عام ہے ؟

1۔ حیوان، فرس؟

2۔ جسم نامی، شجر انار؟

3۔ حیوان، حساس؟

4۔ فرس، صاہل؟

5۔ انسان، کاتب؟

6۔ انسان، قائم؟

7۔ جسم مطلق، فرس؟

8۔ غنم، ماشی؟

9۔ حمار، ناہق؟

10۔ انسان، ہندی؟

دسواں سبق

اصطلاح ”ماھُوَ“ کا بیان

ماھُوَ کے ذریعہ کسی چیز کی حقیقت معلوم کی جاتی ہے۔

اگر ماھُوَ سے کسی ایک چیز کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب میں حقیقتِ مختصہ آئے گی۔ جیسے: الانسانُ ماھو؟ جواب ”حیوانٌ ناطقٌ“ آئے گا۔

اگر ماھو سے دو یا زیادہ چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب میں حقیقتِ مشترکہ آئے گی۔ جیسے: اِلانسانُ والبقرُ والغنمُ مَاھُم؟ جواب ”حیوانٌ“ آئے گا، اگر سوال میں غیر جاندار بڑھنے والی چیز کو بھی شامل کر لیا جائے۔ جیسے: الانسانُ والبقرُ والغنمُ والشجرُ ماھی؟ جواب: ”جِسمٌ نامیٌ“ آئے گا، اگر سوال میں غیر جاندار نہ بڑھنے والی چیز کو بھی شامل کر لیا جائے۔ جیسے: اِلانسانُ والبقرُ والغنمُ والشجرُ والحجرُ مَاھِیَ؟ جواب: ”جِسمٌ“ آئے گا اور اگر سوال میں غیر مادی چیز کو بھی شامل کر لیا جائے۔ جیسے: اِلانسانُ والبقرُ والغنمُ والشجرُ والعقلُ مَاھِیَ؟ جواب ”جوھرٌ“ آئے گا۔

تمرین

مندرجہ ذیل میں اصطلاحات ماھو بتائیں؟

1۔ فرس و انسان؟ 2۔ فرس و غنم؟ 3۔ درختِ انگور و حجر؟

4۔ آسمان و زمین، زید؟ 5۔ شمس و قمر و درختِ انبہ؟ 6۔ مکھی، چڑیا، گدھا؟

7۔ اِنسان؟ 8۔ فرس؟ 9۔ حمار؟

10۔ بکری، اینٹ، پتھر، ستارہ؟ 11۔ پانی، ہوا، حیوان؟

گیارہواں سبق

جنس اور فصل کی قسمیں

جنس کی دو قسمیں ہیں

(۱) جنسِ قریب (۲) جنسِ بعید

جنسِ قریب: وہ جنس ہے کہ اگر اس کی جزئیات میں سے دو جزئی یا زیادہ کو لے کر سوال کیا جائے تو جواب میں وہی جنس آئے۔ جیسے: حیوان، انسان کی جنس قریب ہے۔

جنسِ بعید: وہ جنس ہے کہ اگر اس کی جزئیات میں سے دو جزئی یا زیادہ کو لے کر سوال کیا جائے تو جواب میں اسی جنس کا آنا ضروری نہیں بلکہ کبھی وہی جواب میں آئے کبھی دوسری جنس۔ جیسے: جسمِ نامی انسان کی جنس بعید ہے (جب انسان، فرس، اور درخت کو ملا کر سوال کیا جائے لیکن اگر صرف انسان اور فرس کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب "حیوان" آئے گا)۔

فصل کی دو قسمیں ہیں

(۱) فصلِ قریب (۲) فصلِ بعید

فصلِ قریب: وہ فصل ہے جو جنسِ قریب میں شریک جزئیات سے ماہیت کو جدا کرے۔ جیسے: ناطق انسان کا فصل قریب ہے (کیونکہ انسان کو اس کی جنسِ قریب یعنی حیوان میں شامل تمام جزئیات فرس، بقر، غنم وغیرہ سے جدا کرتا ہے)

فصلِ بعید: وہ فصل ہے جو جنسِ بعید میں شریک جزئیات سے ماہیت کو جدا کرے لیکن جنسِ قریب میں شریک جزئیات سے جدا نہ کرے۔ جیسے حساس انسان کا فصل بعید ہے۔ (کیونکہ "جسم نامی" میں جو چیزیں انسان کے ساتھ شریک ہیں ان سے جدا کرتا ہے "حیوان" میں جو شریک ہیں ان سے جدا نہیں کرتا)

تمرین

اشیاءذیل میں کون کس کیلئے جنسِ قریب اور جنسِ بعید اور فصلِ قریب اور فصلِ بعید ہے؟

1۔ ناطق؟ 2۔ جسم؟ 3۔ جسم نامی؟ 4۔ ناہق؟

5۔ صاہل؟ 6۔ حساس؟ 7۔ نامی؟

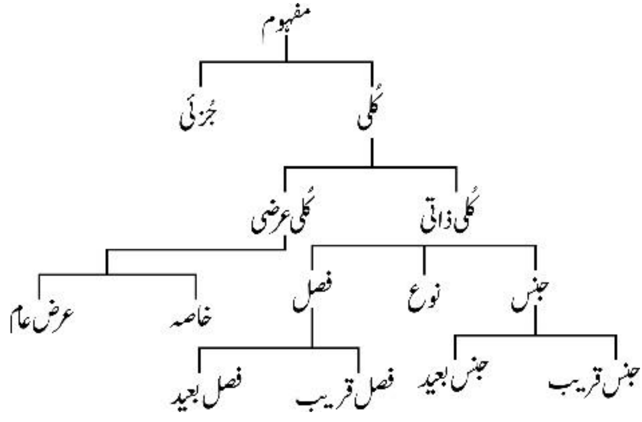
مفہوم
کُلی
جُزئی
کُلی ذاتی
کُلی عرضی
جنس
نوع
فصل
خاصہ
عرض عام
جنس قریب
جنس بعید
فصل قریب
فصل بعید

بارہواں سبق

دو کلیوں میں نسبت کا بیان

دو کلیوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ضرور ہو گی۔ چار نسبتیں یہ ہیں:

(۱) تساوی (۲) تباین

(۳) عموم و خصوص مطلق (۴) عموم و خصوص من وجہٍ

تساوی: دو کلیوں میں سے ہر ایک کلی دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے۔ جیسے: انسان اور ناطق (جن دو کلیوں میں تساوی کی نسبت ہو ان کو مُتَسَاوِیَین کہتے ہیں)

تباین: دو کلیوں میں سے کوئی کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے۔ جیسے: انسان اور فرس (جن دو کلیوں میں تباین کی نسبت ہو ان کو مُتَبایِنَین کہتے ہیں)

عموم و خصوص مطلق: دو کلیوں میں سے ایک کلی تو دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے، لیکن دوسری کلی پہلی کلی کے بعض افراد پر صادق آئے۔ جیسے: انسان اور حیوان (کیونکہ حیوان انسان کے ہر ہر فرد پر صادق آتا ہے لیکن انسان حیوان کے بعض افراد پر صادق آتا ہے)

فائدہ: ان دو کلیوں میں سے ایک (جو دوسری کے ہر ہر فرد پر صادق آئے جیسے حیوان) کو عام مطلق اور دوسری (جو پہلی کے ہر فرد پر صادق نہ آئے جیسے انسان) کو خاص مطلق کہتے ہیں۔

عموم و خصوص من وجہٍ: دو کلیوں میں سے ہر ایک کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے اور بعض پر نہ آئے۔ جیسے: حیوان اور اَبْیَضْ (کیونکہ حیوان اَبیض کے

بعض افراد پر صادق آتا ہے جیسے: سفید گائے اور بعض پر صادق نہیں آتا جیسے: سفید کپڑا، اسی طرح اَبیض بھی حیوان کے بعض افراد پر صادق آتا ہے جیسے: سفید گائے اور بعض پر صادق نہیں آتا جیسے: کالی بھینس)

فائدہ: ان دو کلیوں میں سے ہر ایک کو عام **من وجہٍ** اور خاص **من وجہٍ** کہتے ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل کلیات میں نسبتیں بتائیں؟

1۔ حیوان، فرس؟
2۔ انسان، حجر؟
3۔ جسم، حمار؟
4۔ حیوان، اسود؟
5۔ جسم نامی، کھجور کا درخت؟
6۔ حجر، جسم؟
7۔ انسان، غنم؟
8۔ رومی، انسان؟
9۔ غنم، حمار؟
10۔ فرس، صاہل؟
11۔ حساس، حیوان؟

تیرہواں سبق

مُعَرِّف اور قولِ شارح کا بیان

مُعَرِّف اور قولِ شارح: دو یا دو سے زیادہ معلوم تصورات جن سے نامعلوم تصور کا علم ہو (جس کا علم ہوا اس کو مُعَرَّف کہتے ہیں)۔ جیسے: کسی کو ''حیوان'' اور ''ناطق'' کا علم ہے اس نے دونوں کو ملایا تو حیوان ناطق ہوا اور اِن سے ''انسان'' نامعلوم کا علم ہو گیا۔

مُعَرِّف اور قولِ شارح کی چار قسمیں ہیں

(۱) حَدِّ تام (۲) حَدِّ ناقص (۳) رَسمِ تام (۴) رَسمِ ناقص

حَدِّ تام: وہ حد (تعریف) ہے جو جنسِ قریب اور فصلِ قریب سے مرکب ہو۔ جیسے: حیوانِ ناطق انسان کی حد تام ہے۔

حَدِّ ناقص: وہ حد ہے جو صرف فصلِ قریب سے ہو یا جنسِ بعید اور فصلِ قریب سے مرکب ہو۔ جیسے: ناطق یا جسمِ ناطق انسان کی حد ناقص ہے۔

رَسمِ تام: وہ رسم (تعریف) ہے جو جنسِ قریب اور خاصہ سے مرکب ہو۔ جیسے: حیوان ضاحک انسان کی رسم تام ہے۔

رَسمِ ناقص: وہ رسم ہے جو صرف خاصہ سے ہو یا جنسِ بعید اور خاصہ سے مرکب ہو۔ جیسے: ضاحک یا جسم ضاحک انسان کی رسم ناقص ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل میں اقسام معرف بتائیں؟

1۔ جوہر ناطق؟

2۔ جسم نامی ناطق؟

3۔ جسم حساس؟

4۔ جسم متحرک بالارادہ؟

5۔ حیوان صاہل؟

6۔ حیوان ناہق؟

7۔ جسم ناہق؟

8۔ حساس؟

9۔ ناطق؟

10۔ الکلمۃُ لفظ وُضِعَ لمعنیً مفرداً؟

11۔ الفعلُ کلمۃ تَدُلُّ علی معنیً فی نفسِہا مقترناً باحدِ الازمنۃِ الثلاثۃِ؟

(حصہ دوم) تصدیقات کی بحث

پہلا سبق

دلیل اور حجت کی بحث

دلیل اور حجت: دو یا دو سے زیادہ معلوم تصدیقات جن سے نا معلوم تصدیق کا علم ہو۔ جیسے: کسی کو معلوم ہے کہ "انسان جاندار ہے" اور "ہر جاندار جسم والا ہے" ان دونوں کے ملانے سے اس بات کا علم ہو جائے گا کہ "انسان جسم والا ہے"۔

* * *

دوسرا سبق

قضیہ کی تعریف اوراس کی قسمیں

قضیہ: وہ مرکب بات ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ جیسے: زید کھڑا ہےاور زید کھڑا نہیں ہے (پہلا قضیہ موجبہ ہے دوسرا سالبہ)

قضیہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) قضیہ حملیہ (۲) قضیہ شرطیہ

قضیہ حملیہ: وہ قضیہ ہے جو دو مفردوں سے مل کر بنے اور اس میں ایک چیز کا دوسری چیز کیلئے ثبوت ہو یا نفی ہو۔ جیسے: زید کھڑا ہے اور زید کھڑا نہیں ہے۔

فائدہ: قضیہ حملیہ کے پہلے جز کو "موضوع" اور دوسرے کو "محمول" کہتے ہیں اور نسبت پر دلالت کرنے والے لفظ "ہے" کو "رابط" کہتے ہیں۔

قضیہ حملیہ کی چار قسمیں ہیں جن کو محصورات اربعہ کہتے ہیں

(۱) قضیہ مخصوصہ، (شخصیہ) (۲) قضیہ طبعیہ

(۳) قضیہ محصورہ (۴) قضیہ مہملہ

قضیہ مخصوصہ، (شخصیہ): وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع شخصِ معین ہو۔ جیسے: زید کھڑا ہے۔

قضیہ طبعیہ: وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کے مفہوم پر ہو افراد پر نہ ہو۔ جیسے: انسان نوع ہے۔

قضیہ محصورہ: وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کے افراد پر ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ حکم تمام افراد پر ہے یا بعض پر۔ جیسے: ہر انسان جاندار ہے۔

قضیہ مہملہ: وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کے افراد پر ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ حکم تمام افراد پر ہے یا بعض پر۔ جیسے: انسان جاندار ہے۔

قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں:

(۱)موجبہ کلیہ (۲)موجبہ جزئیہ (۳)سالبہ کلیہ (۴)سالبہ جزئیہ

موجبہ کلیہ: وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں موضوع کے ہر ہر فرد کیلئے محمول کو ثابت کیا گیا ہو۔ جیسے: ہر انسان جاندار ہے۔

موجبہ جزئیہ: وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں موضوع کے بعض افراد کیلئے محمول کو ثابت کیا گیا ہو۔ جیسے: بعض جاندار انسان ہیں۔

سالبہ کلیہ: وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں موضوع کے ہر ہر فرد سے محمول کی نفی کی گئی ہو۔ جیسے: کوئی انسان پتھر نہیں ہے۔

سالبہ جزئیہ: وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں موضوع کے بعض افراد سے محمول کی نفی کی گئی ہو۔ جیسے: بعض جاندار انسان نہیں ہیں۔

تمرین

امثلہ ذیل میں قضیہ کی اقسام بتائیں؟

1۔ عمرو مسجد میں ہے؟
2۔ حیوان جنس ہے؟
4۔ کوئی گدھا بے جان نہیں؟
3۔ ہر گھوڑا ہنہناتا ہے؟
5۔ بعض انسان لکھنے والے ہیں؟
6۔ بعض انسان اَن پڑھ ہیں؟
7۔ ہر گھوڑا جسم والا ہے؟
8۔ کوئی پتھر انسان نہیں؟
9۔ ہر جاندار مرنے والا ہے؟
10۔ ہر متکبر ذلیل ہے؟
11۔ ہر متواضع عزت والا ہے؟
12۔ ہر حریص خوار ہے؟

تیسرا سبق

قضیہ شرطیہ کی بحث

قضیہ شرطیہ: وہ قضیہ ہے جو دو قضیوں سے مل کر بنے۔ جیسے: زید یا تو پڑھا ہوا ہے یا اَن پڑھ ہے (''زید پڑھا ہوا ہے'' ایک قضیہ ہے ''اَن پڑھ ہے'' دوسرا قضیہ ہے)

فائدہ: قضیہ شرطیہ کے پہلے جز کو ''مُقَدَّم'' اور دوسرے کو ''تَالِیْ'' کہتے ہیں۔ مثال مذکورہ میں زید پڑھا ہوا ہے ''مقدم'' اور اَن پڑھ ہے ''تالی'' ہے۔

قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) متصلہ (۲) منفصلہ

شرطیہ متصلہ: جس میں ایک قضیہ کے مان لینے پر دوسرے قضیہ کے ثبوت یا نفی کا حکم ہو، اگر ثبوت کا حکم ہو تو متصلہ موجبہ ہو گا۔ جیسے: اگر زید انسان ہے تو جاندار بھی ہے، اور اگر نفی کا حکم ہو تو متصلہ سالبہ ہو گا۔ جیسے: اگر زید انسان ہے تو گھوڑا نہیں ہے۔

شرطیہ منفصلہ: جس میں دو قضیوں کے درمیان جدائی کے ثبوت یا نفی کا حکم ہو۔ اگر جدائی کے ثبوت کا حکم ہو تو منفصلہ موجبہ ہو گا۔ جیسے: یہ چیز یا تو درخت ہے یا پتھر ہے۔ (کیونکہ ایک ہی چیز درخت اور پتھر دونوں نہیں ہو سکتی) اور اگر جدائی کی نفی کا حکم ہو تو منفصلہ سالبہ ہو گا۔ جیسے: یا تو سورج نکلا ہو گا، یا دن ہو گا۔ (کیونکہ دونوں باتوں میں جدائی نہیں ہے بلکہ دونوں اکٹھے ہوتے ہیں)

شرطیہ متصلہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) متصلہ لزومیہ (۲) متصلہ اتفاقیہ

متصلہ لزومیہ: وہ قضیہ ہے جس کے مقدم اور تالی میں لزوم ہو۔ (جب پہلا پایا جائے تو دوسرا بھی ضرور پایا جائے) جیسے: اگر سورج نکلے گا، تو دن ہو گا۔

متصلہ اتفاقیہ: وہ قضیہ ہے جس کے مقدم اور تالی میں لزوم نہ ہو۔ (بلکہ دونوں قضیے اتفاقاً جمع ہو گئے ہوں) جیسے: اگر انسان جاندار ہے، تو پتھر بے جان ہے۔

شرطیہ منفصلہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) منفصلہ عنادیہ (۲) منفصلہ اتفاقیہ

منفصلہ عنادیہ: وہ قضیہ ہے جس میں مقدم اور تالی کی ذات ہی جدائی کو چاہتی ہو۔ جیسے: یہ عدد یا تو طاق ہے، یا جفت ہے۔

منفصلہ اتفاقیہ: وہ قضیہ ہے جس میں مقدم اور تالی کی ذات جدائی کو نہ چاہتی ہو بلکہ اتفاقاً جدائی ہو گئی ہو۔ جیسے: زید یا تو لکھنے والا ہے، یا شاعر ہے (جبکہ وہ لکھنا جانتا ہو اور شعر کہنا نہ جانتا ہو، کیونکہ لکھنے اور شعر کہنے میں جدائی ضروری نہیں، بلکہ بعض انسان لکھنا بھی جانتے ہیں اور شعر کہنا بھی)۔

شرطیہ منفصلہ کی پھر تین قسمیں ہیں

(۱) حقیقیہ (۲) مانِعَةُ الْجَمْعَ (۳) مانِعَةُ الْخُلُوْ

منفصلہ حقیقیہ: وہ قضیہ ہے جس کے مقدم اور تالی دونوں نہ ایک چیز میں جمع ہو سکیں اور نہ ہی الگ ہو سکیں۔ جیسے: یہ عدد یا تو طاق ہے، یا جفت ہے (ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی عدد جفت بھی ہو اور طاق بھی، یا کوئی عدد نہ طاق ہو اور نہ جفت)۔

مانِعَةُ الْجَمْعَ: وہ قضیہ ہے جس کے مقدم اور تالی دونوں ایک چیز میں جمع نہ ہو سکیں البتہ ایک چیز سے دونوں علیحدہ ہو سکیں۔ جیسے: یہ چیز یا تو درخت ہے یا پتھر (کیونکہ ایک چیز درخت اور پتھر دونوں نہیں ہو سکتی، ہاں ایسی بہت سی چیزیں ہیں جو نہ درخت ہیں نہ پتھر۔ جیسے: انسان، گھوڑا، بکری وغیرہ)۔

مانِعَةُ الْخُلُوْ: وہ قضیہ ہے جس کے مقدم اور تالی دونوں ایک چیز سے ایک ساتھ علیحدہ نہ ہو سکیں البتہ دونوں ایک چیز میں جمع ہو سکیں۔ جیسے: زید پانی میں ہے، یا ڈوبنے والا نہیں ہے۔ (کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ زید پانی میں نہ ہو اور ڈوب جائے البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ زید پانی میں ہو اور ڈوبے نہیں، بلکہ تیر رہا ہو)۔

تمرین

بتائیں قضیہ کی کونسی قسم ہے شرطیہ یا حملیہ اور شرطیہ کی کونسی قسم ہے اور اسی طرح حملیہ اور متصلہ اور منفصلہ کی کونسی قسم ہے؟

1۔ اگر یہ شئے گھوڑا ہے تو جسم ضرور ہے؟

2۔ یہ شئے گھوڑا ہے یا گدھا؟

3۔ یہ شئے یا تو جاندار ہے یا سفید ہے؟

4۔ اگر گھوڑا ہنہنانے والا ہے تو انسان جسم ہے؟

5۔ زید عالم ہے یا جاہل ہے؟

6۔ عمرو بولتا ہے یا گونگا ہے؟

7۔ بکر شاعر ہے یا کاتب؟

8۔ زید گھر میں ہے یا مسجد میں؟

9۔ خالد بیمار ہے یا تندرست ہے؟

10۔ زید کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟

11۔ یہ بات نہیں ہے کہ اگر رات ہو گی تو سورج نکلا ہو؟

12۔ اگر سورج نکلے گا تو زمین روشن ہو گی؟

13۔ اگر وضو کرو گے تو نماز صحیح ہو گی؟

14۔ اگر ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کرو گے تو جنت میں جاؤ گے؟

15۔ آدمی نیک بخت ہے یا بد بخت؟

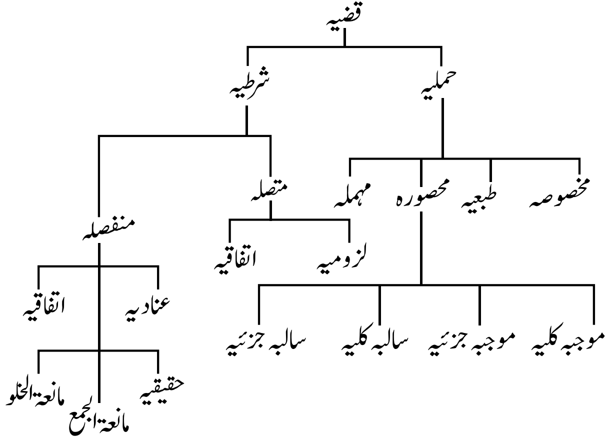
قضیہ
حملیہ
شرطیہ
مخصوصہ
طبعیہ
محصورہ
مہملہ
موجبہ کلیہ
موجبہ جزئیہ
سالبہ کلیہ
سالبہ جزئیہ
متصلہ
لزومیہ
اتفاقیہ
منفصلہ
عنادیہ
اتفاقیہ
حقیقیہ
مانعۃ الجمع
مانعۃ الخلو

* * *

چوتھا سبق

تناقض کا بیان

دَرْ تناقض ہشتِ وحدت شرط داں   وحدتِ موضوع و محمول و مکاں
وحدتِ شرط و اضافت جزو کل   قوت و فعل است در آخر زماں

تناقض: دو قضیوں کا اس طرح مختلف ہونا کہ اگر ایک کو سچا مانیں تو دوسرے کو ضرور جھوٹا ماننا پڑے۔ جیسے: زید عالم ہے، زید عالم نہیں (اگر اِن میں سے ایک سچا ہو گا تو دوسرا ضرور جھوٹا ہو گا)

فائدہ: جن دو قضیوں میں تناقض ہوتا ہے ان میں سے ہر ایک قضیہ دوسرے کی نقیض ہوتا ہے اور ان دونوں قضیوں کو "نَقِیْضَیْن" کہتے ہیں۔ دو مخصوصہ قضیوں میں تناقض کے واقع ہونے کیلئے آٹھ شرطیں ہیں جن کو وحداتِ ثمانیہ کہا جاتا ہے۔

(۱) دونوں قضیوں کا موضوع ایک ہو۔ جیسے: زید کھڑا ہے اور زید کھڑا نہیں ہے۔

(۲) دونوں قضیوں کا محمول ایک ہو۔ جیسے: زید بیٹھا ہے اور زید بیٹھا نہیں ہے۔

(۳) دونوں قضیوں کی جگہ ایک ہو۔ جیسے: زید مسجد میں بیٹھا ہے اور زید مسجد میں نہیں بیٹھا ہے۔

(۴) دونوں قضیوں میں شرط ایک ہو۔ جیسے: زید کی انگلیاں ہلتی ہیں جب وہ لکھتا ہے اور زید کی انگلیاں نہیں ہلتیں جب وہ لکھتا ہے۔

(۵) دونوں قضیوں میں نسبت ایک ہو۔ جیسے: زید عمرو کا باپ ہے اور زید عمرو کا باپ نہیں ہے۔

(٦) دونوں قضیے کل و جز میں متفق ہوں۔ جیسے: حبشی کالا ہے (مراد پورا حبشی) اور حبشی کالا نہیں ہے (مراد پورا حبشی)۔

(۷) دونوں قضیے قوۃ و فعل میں متفق ہوں۔ جیسے: زید مولوی ہے (بالقوۃ) اور زید مولوی نہیں (بالقوۃ)۔

فائدہ: بالقوۃ کا مطلب ہے کسی چیز کا فی الحال نہ پایا جانا بلکہ اس چیز کی صلاحیت اور لیاقت کا ہونا، اور بالفعل کا مطلب کسی چیز کا اسی وقت اور فی الحال پایا جانا۔

(۸) دونوں قضیوں میں زمانہ ایک ہو۔ جیسے: زید صبح کو لکھتا ہے اور زید صبح کو نہیں لکھتا۔ دو محصورہ قضیوں میں تناقض کے واقع ہونے کیلئے نویں شرط یہ ہے کہ دو قضیوں میں سے ایک کلیہ ہو اور دوسرا جزئیہ ہو۔

محصورات اربعہ کی نقیضیں

(۱) موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ آئے گی۔ جیسے: ”ہر انسان جاندار ہے“ اس کی نقیض ہوگی ”بعض انسان جاندار نہیں ہیں“۔

(۲) موجبہ جزئیہ کی نقیض سالبہ کلیہ آئے گی۔ جیسے: ”بعض انسان کاتب ہیں“ اس کی نقیض ہوگی ”کوئی انسان کاتب نہیں ہے“۔

(۳) سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ آئے گی۔ جیسے: ”کوئی انسان پتھر نہیں“ اس کی نقیض ہوگی ”بعض انسان پتھر ہیں“۔

(۴) سالبہ جزئیہ کی نقیض موجبہ کلیہ آئے گی۔ جیسے: ”بعض انسان عالم نہیں“ اس کی نقیض ہوگی ”ہر انسان عالم ہے“۔

تمرین

ان قضایا کی نقیضیں بتاؤاور جو دو قضیے ایک ساتھ لکھے ہوئے ہیں ان میں تناقض ہے یا نہیں، اگر نہیں تو کونسی شرط نہیں؟

1۔ ہر گھوڑا جاندار ہے؟
2۔ بعض جانداروں میں سے بکری ہے؟
3۔ کوئی انسان درخت نہیں ہے؟
4۔ عمرو مسجد میں ہے، عمرو گھر میں نہیں ہے؟
5۔ بکر زید کا بیٹا ہے، بکر عمرو کا بیٹا نہیں ہے؟
6۔ فرنگی گورا ہے، فرنگی گورا نہیں ہے؟
7۔ ہر انسان جسم ہے؟
8۔ بعض سفید جاندار ہیں؟
9۔ بعض جاندار گدھے نہیں ہیں؟
10۔ بعض انسان لکھنے والے ہیں؟
11۔ بعض بکریاں کالی نہیں؟
12۔ زید رات کو سوتا ہے، زید دن کو نہیں سوتا؟

پانچواں سبق

عکسِ مستوی کا بیان

عکسِ مستوی: کسی قضیہ کے پہلے جز کو دوسرا، اور دوسرے جز کو پہلا کر دینا (یعنی بالکل اُلٹ دینا)۔ جیسے: ”ہر انسان جاندار ہے“ کا عکس مستوی ہے ”بعض جاندار انسان ہیں“، لیکن جس طرح عکس سے پہلے قضیہ سچا تھا عکس کے بعد بھی سچا رہے اگر پہلے موجبہ تھا تو عکس کے بعد بھی موجبہ رہے اگر پہلے سالبہ تھا تو عکس کے بعد بھی سالبہ رہے۔

محصورات اربعہ کا عکسِ مستوی

(۱) موجبہ کلیہ کا عکسِ مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ جیسے: ”ہر انسان جاندار ہے“ کا عکس مستوی ہے ”بعض جاندار انسان ہیں“۔

(۲) موجبہ جزئیہ کا عکسِ مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ جیسے: ”بعض انسان جاندار ہیں“ کا عکس مستوی ہے ”بعض جاندار انسان ہیں“۔

(۳) سالبہ کلیہ کا عکسِ مستوی سالبہ کلیہ آتا ہے۔ جیسے: ”کوئی انسان پتھر نہیں“ کا عکس مستوی ہے ”کوئی پتھر انسان نہیں“۔

(۴) سالبہ جزئیہ کا عکسِ مستوی ہر جگہ لازمی طور سے نہیں آتا۔ جیسے: ”بعض جاندار انسان نہیں“ کا عکس مستوی ہے ”بعض انسان جاندار نہیں“ (یہ غلط ہے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل قضایا کا عکسِ مستوی لکھیں؟

1۔ ہر انسان جسم ہے؟ 2۔ کوئی گدھا بے جان نہیں ہے؟

3۔ کوئی گھوڑا عاقل نہیں ہے؟ 4۔ ہر حریص ذلیل ہے؟

5۔ ہر قناعت کرنے والا عزیز ہے ؟

6۔ ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے ؟

7۔ ہر مسلمان خدا کو ایک ماننے والا ہے ؟

8۔ بعض مسلمان نماز نہیں پڑھتے ؟

9۔ بعض مسلمان روزہ رکھتے ہیں ؟

10۔ بعض مسلمان نمازی ہیں ؟

* * *

چھٹا سبق

حجت کی قسمیں

حجت کی تین قسمیں ہیں

(۱) قیاس (۲) استقراء (۳) تمثیل

قیاس: دو یا زیادہ قضیوں سے بنی ہوئی وہ بات ہے جس کے ماننے سے ایک اور قضیہ ماننا پڑے۔ جیسے: ”ہر انسان جاندار ہے“ اور ”ہر جاندار جسم والا ہے“ اِن کو ماننے سے یہ ضرور ماننا پڑے گا کہ ”ہر انسان جسم والا ہے“ (پہلے دو قضیے ”قیاس“ اور تیسرا قضیہ ”نتیجہ قیاس“ ہے۔

اصطلاحات: نتیجہ کے موضوع کو ”اصغر“ اور محمول کو ”اکبر“ کہتے ہیں۔

قیاس کا وہ قضیہ جس میں اصغر ہو اس کو ”صغریٰ“ اور جس میں اکبر ہو اس کو ”کبریٰ“ کہتے ہیں۔

وہ قضیہ جو قیاس کا جز بنے اس کو ”مقدمہ“ اور جو جز مکرر ہو اس کو ”حدِّ اوسط“ کہتے ہیں۔

نتیجہ نکالنے کا طریقہ: حدِّ اوسط کو حذف کر دو، جو باقی رہے وہ نتیجہ ہے۔ (جیسے: ”ہر انسان جاندار ہے“ اور ”ہر جاندار جسم والا ہے“ حدِّ اوسط ”جاندار“ کو حذف کیا تو باقی رہا ”ہر انسان جسم والا ہے“۔

شکل: صغریٰ و کبریٰ اور حد اوسط کے ملانے سے جو ہیئت حاصل ہوتی ہے۔

شکلیں چار ہیں:

شکل اول: جس میں حدِّ اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہو۔ جیسے: ”ہر انسان جاندار ہے“ اور ”ہر جاندار جسم والا ہے“ نتیجہ ”ہر انسان جسم والا ہے“۔

شکل ثانی: جس میں حدِّاوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول ہو۔ جیسے: ''ہر انسان جاندار ہے''اور ''کوئی پتھر جاندار نہیں''نتیجہ ''کوئی انسان پتھر نہیں''۔

شکل ثالث: جس میں حدِّ اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع ہو۔ جیسے: ''ہر انسان جاندار ہے''اور ''بعض انسان لکھنے والے ہیں''نتیجہ ''بعض جاندار لکھنے والے ہیں''۔

شکل رابع: جس میں حدِّاوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو۔ جیسے: ''ہر انسان جاندار ہے''اور ''بعض لکھنے والے انسان ہیں''نتیجہ ''بعض جاندار لکھنے والے ہیں''۔

تمرین:

مندرجہ ذیل میں اصغر و اکبر و حد اوسط، صغریٰ اور کبریٰ پہچان کر بتائیں، نیز نتائج بھی بیان کریں؟

1۔ ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق جسم ہے؟

2۔ ہر انسان جاندار ہے اور کوئی جاندار پتھر نہیں؟

3۔ بعض جاندار گھوڑے ہیں اور ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے؟

4۔ بعض مسلمان نمازی ہیں اور ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے؟

5۔ بعض مسلمان ڈاڑھی منڈانے والے ہیں اور کوئی ڈاڑھی منڈانے والا اللہ کو نہیں بھاتا ہے؟

6۔ ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے اور ہر سجدہ کرنے والا اللہ کا مطیع ہے؟

ساتواں سبق

قیاس کی قسمیں

قیاس کی دو قسمیں ہیں

(۱) قیاس استثنائی (۲) قیاس اقترانی

قیاس استثنائی: وہ قیاس ہے جس میں پہلا قضیہ شرطیہ ہو، دوسرے قضیے سے پہلے حرف ”لیکن“ ہو اور نتیجہ یا نتیجہ کی نقیض مذکور ہو۔ (نتیجہ بعینہ مذکور ہو) جیسے: جب سورج نکلے گا تو دن موجود ہو گا، لیکن سورج نکلا ہوا ہے، پس ”دن موجود ہے“۔ (نتیجہ کی نقیض مذکور ہو) جیسے: جب سورج نکلے گا تو دن موجود ہو گا، لیکن دن موجود نہیں ہے، پس ”سورج نکلا ہوا نہیں ہے“۔

قیاس اقترانی: جس میں مذکورہ تینوں شرطیں نہ پائی جائیں۔ (یعنی پہلا قضیہ شرطیہ نہ ہو، دوسرے قضیے سے پہلے حرف ”لیکن“ نہ ہو اور نتیجہ یا نتیجہ کی نقیض مذکور نہ ہو) جیسے: ”ہر انسان جاندار ہے“ اور ”ہر جاندار جسم والا ہے“ پس ”ہر انسان جسم والا ہے“۔

* * *

آٹھواں سبق

استقراء اور تمثیل کا بیان

استقراء: کسی کلی کی جزئیات میں جستجو کرنا جب ہر ہر جزئی میں کوئی خاص بات ملے تو اس خاص بات کا حکم کلی کے تمام افراد پر کر دینا۔ جیسے: دہلی کے رہنے والے عقلمند ہیں (”دہلی کا رہنے والا“ ایک کلی ہے اور دہلی میں رہنے والے سب لوگ اس کی جزئیات ہیں کسی نے ان کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہر ایک عقلمند ہے تو اس نے تمام پر حکم لگا دیا)۔

تمثیل: ایک جزئی کا حکم دوسری جزئی میں ثابت کرنا علت مشترکہ کی وجہ سے۔ جیسے: بھنگ حرام ہے کیونکہ شراب حرام ہے (اسی کو قیاس بھی کہتے ہیں)۔

تمثیل میں چار چیزیں ہوتی ہیں

(۱) اصل (مقیس علیہ) (۲) فرع (مقیس)
(۳) علت (۴) حکم

مَقِیْس عَلَیْہ: وہ چیز جس میں حکم ملا ہے۔ جیسے: شراب۔

مَقِیْس: وہ چیز جس میں حکم جاری کیا گیا ہے۔ جیسے: بھنگ۔

علت: جو حکم کی وجہ ہو۔ جیسے: نشہ۔

حکم: وہ بات جو اصل میں ہو اور اسکو فرع میں ثابت کیا جائے۔ جیسے: حرام ہونا۔

فائدہ: استقراء اور تمثیل یقین کا فائدہ نہیں دیتے۔

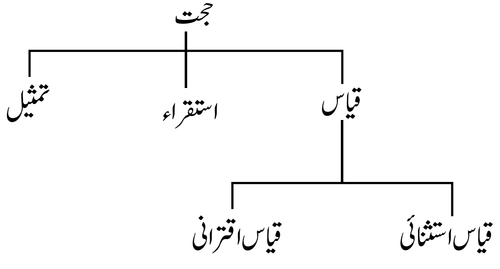

نواں سبق

دلیلِ لِمّی اور دلیلِ اِنّی

فائدہ: قیاس میں حداوسط نتیجہ کے علم کی علت ہوتی ہے۔

دلیلِ لِمّی: جس میں حدِّاوسط جس طرح نتیجہ کے علم کی علت ہو حقیقت میں بھی علت ہو۔ جیسے: زمین دھوپ والی ہے، اور ہر دھوپ والی چیز روشن ہوتی ہے، پس زمین روشن ہے۔

دلیلِ اِنّی: جس میں حدّاوسط صرف نتیجہ کے علم کی علت ہو حقیقت میں علت نہ ہو۔ جیسے: زمین روشن ہے، اور ہر روشن چیز دھوپ والی ہے، پس زمین دھوپ والی ہے۔

* * *

دسواں سبق

مادہ قیاس کا بیان

مادہ قیاس: مقدماتِ قیاس کے مضامین اور معانی ہیں، جو کبھی یقینی ہوتے ہیں اور کبھی ظنی وغیرہ۔

صورت قیاس: وہ شکل جو صغریٰ وکبریٰ اور حداوسط کے ملانے سے حاصل ہوتی ہے۔

مادہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں

(۱) قیاسِ برہانی (۲) قیاسِ جدلی (۳) قیاسِ خطابی
(۴) قیاس شعری (۵) قیاس سفسطی

قیاسِ بُرہانی: جو مقدمات یقینیہ سے مرکب ہو، خواہ وہ مقدمات بدیہی ہوں یا نظری۔ جیسے: محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کا ہر رسول واجب الاطاعت ہے، پس محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم واجب الاطاعت ہیں۔

قیاسِ جدلی: جو مقدمات مشہورہ یا کسی فریق کے مانے ہوئے مقدمات سے مرکب ہو خواہ وہ مقدمات صحیح ہوں یا غلط۔ جیسے: ہندؤوں کا قول کہ ''جانور ذبح کرنا برا ہے'' اور ''ہر برا کام واجب الترک ہے'' پس ''جانور کا ذبح کرنا واجب الترک ہے''۔

قیاسِ خطابی: جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جن کے بارے میں غالب گمان صحیح ہونے کا ہو۔ جیسے: ''کھیتی نفع بخش چیز ہے'' اور ''ہر نفع بخش چیز اختیار کرنے کے قابل ہے'' پس ''کھیتی اختیار کرنے کے قابل ہے''۔

قیاسِ شِعری: جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو محض خیالی ہوں خواہ واقع میں سچے ہوں یا جھوٹے۔ جیسے: ''زید چاند ہے'' اور ''ہر چاند روشن ہوتا ہے'' پس ''زید روشن ہے''۔

قیاسِ سفسطی: جو وہمی اور جھوٹے مقدمات سے مرکب ہو۔ جیسے: ”ہر موجود چیز اشارہ کے قابل ہے“ اور ”جو چیز اشارہ کے قابل ہو جسم والی ہے“ پس ”ہر موجود چیز جسم والی ہے“۔

فائدہ: ان کو صناعات خمسہ کہتے ہیں اور ان میں معتبر قیاسِ برہانی ہے، اور یقین کا فائدہ دیتی ہے۔

قیاسِ برہانی کی چھ قسمیں ہیں

(۱)اولیات	(۲)فطریات	(۳)حدسیات
(۴)مشاہدات	(۵)تجربیات	(۶)متواترات

اولیات: وہ قضایا ہیں کہ صرف موضوع اور محمول کے ذہن میں آنے سے عقل ان کو تسلیم کر لے دلیل کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے: کل جز سے بڑا ہوتا ہے۔

فطریات: وہ قضایا ہیں کہ جب وہ ذہن میں آئیں تو ان کی دلیل خود بخود ذہن میں آجائے۔ جیسے: چار جفت ہے اور تین طاق ہے۔

حدسیات: وہ قضایا ہیں کہ جن کی طرف ذہن ایک دم پہنچ جائے، صغریٰ کبریٰ کو ترتیب دینے کی ضرورت نہ پڑے۔ جیسے: مفتی کا کہنا کہ وضو میں چار فرض ہیں۔

مشاہدات: وہ قضایا ہیں جو حواس خمسہ ظاہرہ یا باطنہ سے معلوم ہوں۔ جیسے: سورج نکلا ہوا ہے، بھوک لگ رہی ہے۔

تجربیات: وہ قضایا ہیں جو بار بار کے تجربہ سے معلوم ہوئے ہوں۔ جیسے: گل بنفشہ زکام کیلئے نافع ہے۔

متواترات: وہ قضایا ہیں جن کو لوگوں کی اتنی بڑی تعداد بیان کرے جن کے جھوٹ پر متفق ہونے کو عقل تسلیم نہ کرے۔ جیسے: کراچی بہت بڑا شہر ہے۔

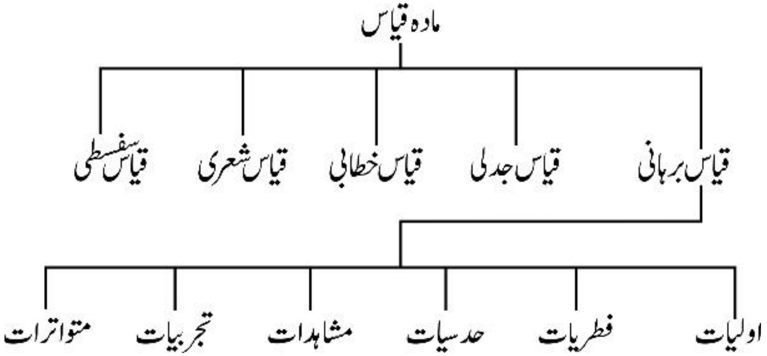
مادہ قیاس
قیاس برہانی
قیاس جدلی
قیاس خطابی
قیاس شعری
قیاس سفسطی
اولیات
فطریات
حدسیات
مشاہدات
تجربیات
متواترات

واللہ اعلم بالصواب، تمت بالخیر

کتبہ محمد عمر فاروق بن حبیب اللہ ڈیروی

مدرس دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ارشاد المنطق فی حل اسئلۃ تیسیر المنطق

(حصہ اول) تصورات کی بحث

پہلا سبق

علم کی تعریف اور اس کی قسمیں

حلِ تمرین

ان مثالوں میں غور کر کے بتائیں کہ تصور کون ہے اور تصدیق کون ہے؟

1۔ زید کا گھوڑا؟ تصور ہے   2۔ عمرو کی بیٹی؟ تصور ہے

3۔ عمرو زید کا غلام؟ تصور ہے   4۔ بکر خالد کا بیٹا ہو گا؟ تصور ہے

5۔ سرد پانی؟ تصور ہے   6۔ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں؟ تصدیق ہے

7۔ جنت حق ہے؟ تصدیق ہے   8۔ دوزخ کا عذاب؟ تصور ہے

9۔ قبر کا عذاب حق ہے؟ تصدیق ہے   10۔ مکہ معظمہ؟ تصور ہے۔

فائدہ: تصور اور تصدیق کی پہچان، جس میں حکم نہ ہو وہ ”تصور“ اور جس میں حکم ہو وہ ”تصدیق“ ہے اور حکم ”ہے“ یا ”نہیں“ ہے۔

دوسرا سبق

تصور اور تصدیق کی قسمیں

حلِ تمرین

امثلہ ذیل میں بتائیں کہ تصور اور تصدیق کی کون سی قسم ہے؟

1پل صراط؟ تصور نظری ہے

2۔ جنت؟ تصور نظری ہے

3۔ قبر کا عذاب؟ تصور نظری ہے

4۔ چاند؟ تصور بدیہی ہے

5۔ آسمان؟ تصور بدیہی ہے

6۔ دوزخ موجود ہے؟ تصدیق نظری ہے

7۔ ترازو اعمال کا؟ تصور نظری ہے

8۔ جنت کے خزانے؟ تصور نظری ہے

9۔ عمرو کا بیٹا کھڑا ہے؟ تصدیق بدیہی ہے

10۔ کوثر جنت کا حوض ہے؟ تصدیق نظری ہے

11۔ آفتاب روشن ہے؟ تصدیق بدیہی ہے۔

* * *

تیسرا سبق

چند اصطلاحات

نوٹ: اس سبق کی تمرین نہیں ہے۔

* * *

چوتھا سبق

دلالت و وضع اور دلالت کی قسمیں

حلِ تمرین

مندرجہ ذیل مثالوں میں غور کر کے بتائیں کہ دلالت کون سی ہے نیز دال اور مدلول بھی بتائیں؟

1۔ سر کا ہلانا، ہاں یا نہیں؟ دلالت غیر لفظیہ وضعیہ ہے "سر کا ہلانا" دال اور "ہاں یا نہیں" مدلول ہے

2۔ سرخ جھنڈی، ریل کا ٹھہرانا؟ دلالت غیر لفظیہ وضعیہ ہے "سرخ جھنڈی" دال اور "ریل کا ٹھہرانا" مدلول ہے۔

3۔ تار کے کھٹکے کی آواز، تار کا مضمون؟ دلالت غیر لفظیہ وضعیہ ہے "تار کے کھٹکے کی آواز" دال اور "تار کا مضمون" مدلول ہے۔

4۔ لفظ قلم، تختی، مدرسہ، زید، انسان؟ دلالت لفظیہ وضعیہ ہیں "لفظ قلم، تختی وغیرہ" دال اور ان کے "مُسَمّٰی" (ان کی ذات) مدلول ہیں۔

5۔ دھوپ، آفتاب؟ غیر لفظیہ عقلیہ ہے "دھوپ" دال اور "آفتاب" مدلول ہے

6۔ آہ، اوہ، اوہ؟ دلالت لفظیہ طبعیہ ہے "آہ، اوہ، اوہ" دال اور "دردِ سینہ ورنج وصدمہ" مدلول ہے۔

* * *

پانچواں سبق

دلالت لفظیہ وضعیہ کی قسمیں

حلِ تمرین

امثلہ ذیل میں دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام بتائیں؟

1۔ نابینا، آنکھ؟ دلالت التزامی ہے 2۔ لنگڑا، ٹانگ؟ دلالت التزامی ہے

3۔ درخت، شاخیں؟ دلالت تضمنی ہے 4۔ نکٹا، ناک؟ دلالت التزامی ہے

5۔ ہدایہ، کتاب الصوم؟ دلالت تضمنی ہے

6۔ ہدایۃ النور، مقصد اول؟ دلالت تضمنی ہے

7۔ چاقو، اس کا دستہ؟ دلالت تضمنی ہے۔

* * *

چھٹا سبق

مفرد اور مرکب

حلِ تمرین

ان مثالوں میں بتائیں کہ کون مفرد ہے اور کون مرکب؟

1۔ احمد؟ مفرد ہے۔

2۔ مظفر نگر؟ مفرد ہے۔

3۔ اسلام آباد؟ مفرد ہے۔

4۔ عبد الرحمٰن؟ مفرد ہے۔

5۔ ظہر کی نماز؟ مرکب ہے۔

6۔ رمضان کا روزہ؟ مرکب ہے۔

7۔ ماہِ رمضان؟ مرکب ہے۔

8۔ جامع مسجد؟ مرکب ہے۔

9۔ دہلی کی جامع مسجد خدا کا گھر ہے؟ مرکب ہے۔

ساتواں سبق

کُلّی اور جُزئی

حلِ تمرین

اشیاء ذیل میں بتاؤ کون کلی ہے اور کون جزئی؟

1۔ گھوڑا؟ کلی ہے
2۔ بکری؟ کلی ہے
3۔ میری بکری؟ جزئی ہے
4۔ زید کا غلام؟ جزئی ہے
5۔ سورج؟ کلی ہے
6۔ یہ سورج؟ جزئی ہے
7۔ آسمان؟ کلی ہے
8۔ یہ آسمان؟ جزئی ہے
9۔ سفید چادر؟ کلی ہے
10۔ سیاہ کرتا؟ کلی ہے
11۔ ستارہ؟ کلی ہے
12۔ دیوار؟ کلی ہے
13۔ یہ مسجد؟ جزئی ہے
14۔ یہ پانی؟ جزئی ہے
15۔ میرا قلم؟ جزئی ہے۔

فائدہ: اضافت اور اشارہ کی وجہ سے شئ جزئی بن جاتی ہے۔

آٹھواں سبق

حقیقت وماہیت اور کلی کی قسمیں

حلِ تمرین

مندرجہ ذیل میں کلی ذاتی اور عرضی بتائیں؟

1۔ جسم نامی، درخت انار؟ جسم نامی، درخت انار کیلئے کلی ذاتی ہے۔

2۔ میٹھا، انار؟ میٹھا ہونا، انار کیلئے کلی عرضی ہے۔

3۔ سرخ، انار؟ سرخ ہونا، انار کیلئے کلی عرضی ہے۔

4۔ حیوان، فرس؟ حیوان ہونا، فرس کیلئے کلی ذاتی ہے۔

5۔ قوی، گھوڑا؟ قوی ہونا گھوڑے کیلئے کلی عرضی ہے۔

6۔ کشادہ، مسجد؟ کشادہ ہونا، مسجد کیلئے کلی عرضی ہے۔

7۔ جسم، پتھر؟ جسم پتھر کیلئے کلی ذاتی ہے۔

8۔ سخت، پتھر؟ سخت ہونا، پتھر کیلئے کلی عرضی ہے۔

9۔ لوہا، چاقو؟ لوہا چاقو کیلئے کلی ذاتی ہے۔

10۔ تیز چاقو؟ تیز ہونا، چاقو کیلئے کلی عرضی ہے۔

11۔ تیز تلوار؟ تیز ہونا، تلوار کیلئے کلی عرضی ہے۔

* * *

نواں سبق

کلی ذاتی اور عرضی کی قسمیں

حلِ تمرین

بتائیں ایک چیز دوسری چیز کیلئے جنس یا نوع یا فصل یا خاصہ یا عرض عام ہے؟

1۔ حیوان، فرس؟ حیوان، فرس کیلئے جنس ہے۔

2۔ جسم نامی، شجر انار؟ جسم نامی، شجر انار کیلئے جنس ہے

3۔ حیوان، حساس؟ حساس، حیوان کیلئے فصل ہے۔

4۔ فرس، صاہل؟ صاہل، فرس کیلئے فصل ہے۔

5۔ انسان، کاتب؟ کاتب، انسان کیلئے خاصہ ہے۔

6۔ انسان، قائم؟ قائم، انسان کیلئے عرض عام ہے۔

7۔ جسم مطلق، فرس؟ جسم مطلق، فرس کیلئے جنس ہے۔

8۔ غنم، ماشی؟ ماشی، غنم کیلئے عرض عام ہے۔

9۔ حمار، ناہق؟ ناہق، حمار کیلئے فصل ہے۔

10۔ انسان، ہندی؟ ہندی ہونا، انسان کیلئے عرض عام ہے۔

دسواں سبق

اصطلاح "ماھُوَ" کا بیان

حلِ تمرین

مندرجہ ذیل میں اصطلاحات ماھو بتائیں؟

1۔ فرس و انسان؟ حیوان ہے۔

2۔ فرس و غنم؟ حیوان ہے۔

3۔ درختِ انگور و حجر؟ جسم مطلق ہے۔

4۔ آسمان و زمین، زید؟ جسم مطلق ہے۔

5۔ شمس و قمر و درختِ انبہ؟ جسم مطلق ہے۔

6۔ مکھی، چڑیا، گدھا؟ حیوان ہے۔

7۔ اِنسان؟ حیوانِ ناطق ہے۔

8۔ فرس؟ حیوانِ صاہل ہے۔

9۔ حمار؟ حیوانِ ناہق ہے۔

10۔ بکری، اینٹ، پتھر، ستارہ؟ جسم مطلق ہے۔

11۔ پانی، ہوا، حیوان؟ جوہر ہے۔

گیارہواں سبق

جنس اور فصل کی قسمیں

حلِ تمرین

اشیاء ذیل میں کون کس کیلئے جنسِ قریب اور جنسِ بعید اور فصلِ قریب اور فصلِ بعید ہے ؟

1۔ ناطق ؟ انسان کیلئے فصل قریب ہے

2۔ جسم ؟ اِنسان کیلئے جنس بعید و فصل بعید ہے

3۔ جسم نامی ؟ اِنسان کیلئے جنس بعید و فصل بعید ہے

4۔ ناہق ؟ گدھے کیلئے فصل قریب ہے

5۔ صاہل ؟ گھوڑے کیلئے فصل قریب ہے

6۔ حساس ؟ اِنسان کیلئے فصل بعید ہے

7۔ نامی ؟ درخت کیلئے فصل قریب اور حیوانات کیلئے فصل بعید ہے۔

بارہواں سبق

دو کلیوں میں نسبت کا بیان

حلِ تمرین

مندرجہ ذیل کلیات میں نسبتیں بتائیں؟

1۔ حیوان، فرس؟ نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

2۔ انسان، حجر؟ نسبت تباین کی ہے۔

3۔ جسم، حمار؟ نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

4۔ حیوان، اسود؟ نسبت عموم خصوص من وجہ کی ہے۔

5۔ جسم نامی، کھجور کا درخت؟ نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

6۔ حجر، جسم؟ نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

7۔ انسان، غنم؟ نسبت تباین کی ہے۔

8۔ رومی، انسان؟ نسبت عموم خصوص من وجہ کی ہے۔

9۔ غنم، حمار؟ نسبت تباین کی ہے۔

10۔ فرس، صاہل؟ نسبت تساوی کی ہے۔

11۔ حساس، حیوان؟ نسبت تساوی کی ہے۔

* * *

تیرہواں سبق

مُعَرِّف اور قولِ شارح کا بیان

حلِ تمرین

مندرجہ ذیل میں اقسام معرف بتائیں؟

1۔ جوہر ناطق؟ انسان کیلئے حد ناقص ہے۔

2۔ جسم نامی ناطق؟ انسان کیلئے حد ناقص ہے۔

3۔ جسم حساس؟ حیوان کیلئے حد ناقص ہے۔

4۔ جسم متحرک بالارادہ؟ حیوان کیلئے حد ناقص ہے۔

5۔ حیوان صاہل؟ فرس کیلئے حد تام ہے۔ 6۔ حیوان ناہق؟ حمار کیلئے حد تام ہے۔

7۔ جسم ناہق؟ حمار کیلئے حد ناقص ہے۔ 8۔ حساس؟ حیوان کیلئے حد ناقص ہے۔

9۔ ناطق؟ انسان کیلئے حد ناقص ہے۔

10۔ الکلمۃُ لفظٌ وُضِعَ لمعنیً مفردا؟ کلمہ کیلئے حد تام ہے

11۔ الفعلُ کلمۃٌ تَدلُّ علی معنیً فی نفسِہا مقترنًا باحدِ الازمنۃِ الثلاثۃِ؟ فعل کیلئے حد تام ہے۔

(حصہ دوم) تصدیقات کی بحث

پہلا سبق

دلیل اور حجت کی بحث

نوٹ: اس سبق کی تمرین نہیں ہے۔

دوسرا سبق

قضیہ کی تعریف اور اس کی قسمیں

حلِ تمرین

امثلہ ذیل میں قضیہ کی اقسام بتائیں؟

1۔ عمرو مسجد میں ہے؟ قضیہ حملیہ مخصوصہ (شخصیہ) ہے۔

2۔ حیوان جنس ہے؟ قضیہ حملیہ طبعیہ ہے۔

3۔ ہر گھوڑا ہنہناتا ہے؟ قضیہ حملیہ محصورہ (موجبہ کلیہ) ہے۔

4۔ کوئی گدھا بے جان نہیں؟ قضیہ حملیہ محصورہ (سالبہ کلیہ) ہے۔

5۔ بعض انسان لکھنے والے ہیں؟ قضیہ حملیہ محصورہ (موجبہ جزئیہ) ہے۔

6۔ بعض انسان اَن پڑھ ہیں؟ قضیہ حملیہ محصورہ (موجبہ جزئیہ) ہے۔

7۔ ہر گھوڑا جسم والا ہے؟ قضیہ حملیہ محصورہ (موجبہ کلیہ) ہے۔

8۔ کوئی پتھر انسان نہیں؟ قضیہ حملیہ محصورہ (سالبہ کلیہ) ہے۔

9۔ ہر جاندار مرنے والا ہے؟ قضیہ حملیہ محصورہ (موجبہ کلیہ) ہے۔

10۔ ہر متکبر ذلیل ہے؟ قضیہ حملیہ محصورہ (موجبہ کلیہ) ہے۔

11۔ ہر متواضع عزت والا ہے؟ قضیہ حملیہ محصورہ (موجبہ کلیہ) ہے۔

12۔ ہر حریص خوار ہے؟ قضیہ حملیہ محصورہ (موجبہ کلیہ) ہے۔

تیسرا سبق

قضیہ شرطیہ کی بحث

حلِ تمرین

بتائیں قضیہ کی کونسی قسم ہے شرطیہ یا حملیہ اور شرطیہ کی کونسی قسم ہے اور اسی طرح حملیہ اور متصلہ اور منفصلہ کی کونسی قسم ہے؟

1۔ اگر یہ شیئ گھوڑا ہے تو جسم ضرور ہے؟ قضیہ شرطیہ متصلہ موجبہ (لزومیہ) ہے۔

2۔ یہ شیئ گھوڑا ہے یا گدھا؟ قضیہ شرطیہ منفصلہ موجبہ عنادیہ اور مانعۃ الجمع ہے۔

3۔ یہ شیئ یا تو جاندار ہے یا سفید ہے؟ قضیہ شرطیہ منفصلہ اتفاقیہ ہے۔

4۔ اگر گھوڑا ہنہنانے والا ہے تو انسان جسم ہے؟ قضیہ شرطیہ متصلہ اتفاقیہ ہے۔

5۔ زید عالم ہے یا جاہل ہے؟ قضیہ شرطیہ منفصلہ عنادیہ اور حقیقیہ ہے۔

6۔ عمرو بولتا ہے یا گونگا ہے؟ قضیہ شرطیہ منفصلہ عنادیہ اور حقیقیہ ہے۔

7۔ بکر شاعر ہے یا کاتب؟ قضیہ شرطیہ منفصلہ اتفاقیہ ہے۔

8۔ زید گھر میں ہے یا مسجد میں؟ قضیہ شرطیہ منفصلہ عنادیہ اور مانعۃ الجمع ہے۔

9۔ خالد بیمار ہے یا تندرست ہے؟ قضیہ شرطیہ منفصلہ عنادیہ اور حقیقیہ ہے۔

10۔ زید کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟ قضیہ شرطیہ منفصلہ عنادیہ اور مانعۃ الجمع ہے۔

11۔ یہ بات نہیں ہے کہ اگر رات ہو گی تو سورج نکلا ہو؟ قضیہ شرطیہ متصلہ سالبہ (لزومیہ) ہے۔

12۔ اگر سورج نکلے گا تو زمین روشن ہو گی؟ قضیہ شرطیہ متصلہ موجبہ (لزومیہ) ہے۔

13۔ اگر وضو کرو گے تو نماز صحیح ہو گی؟ قضیہ شرطیہ متصلہ موجبہ (لزومیہ) ہے۔

14۔ اگر ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کروگے تو جنت میں جاؤگے؟ قضیہ شرطیہ متصلہ موجبہ (لزومیہ) ہے۔

15۔ آدمی نیک بخت ہے یا بد بخت ہے؟ قضیہ شرطیہ منفصلہ عنادیہ اور حقیقیہ ہے۔

* * *

چوتھا سبق

تناقض کا بیان

حلِ تمرین

ان قضایا کی نقیضیں بتاؤ اور جو دو قضیے ایک ساتھ لکھے ہوئے ہیں ان میں تناقض ہے یا نہیں، اگر نہیں تو کونسی شرط نہیں؟

1۔ ہر گھوڑا جاندار ہے؟ نقیض: بعض گھوڑے جاندار نہیں ہیں۔

2۔ بعض جانداروں میں سے بکری ہے؟ نقیض: جانداروں میں سے کوئی بکری نہیں ہے۔

3۔ کوئی انسان درخت نہیں ہے؟ بعض انسان درخت ہیں۔

4۔ عمرو مسجد میں ہے، عمرو گھر میں نہیں ہے؟ ان میں تناقض نہیں کیونکہ مکان ایک نہیں ہے۔

5۔ بکر زید کا بیٹا ہے، بکر عمرو کا بیٹا نہیں ہے؟ ان میں تناقض نہیں کیونکہ اضافت ایک نہیں ہے۔

6۔ فرنگی گورا ہے، فرنگی گورا نہیں ہے؟ ان میں تناقض ہے کیونکہ کل ایک ہے۔

7۔ ہر انسان جسم ہے؟ نقیض: بعض انسان جسم نہیں ہیں۔

8۔ بعض سفید جاندار ہیں؟ نقیض: کوئی سفید جاندار نہیں ہے۔

9۔ بعض جاندار گدھے نہیں ہیں؟ نقیض: ہر جاندار گدھا ہے۔

10۔ بعض انسان لکھنے والے ہیں؟ نقیض: کوئی انسان لکھنے والا نہیں ہے۔

11۔ بعض بکریاں کالی نہیں؟ نقیض: ہر بکری کالی ہے۔

12۔ زید رات کو سوتا ہے، زید دن کو نہیں سوتا؟ ان میں تناقض نہیں کیونکہ زمانہ ایک نہیں ہے۔

پانچواں سبق

عکسِ مستوی کا بیان

حلِ تمرین

مندرجہ ذیل قضایا کا عکسِ مستوی لکھیں؟

1۔ ہر انسان جسم ہے؟ عکس: بعض جسم انسان ہیں۔

2۔ کوئی گدھا بے جان نہیں ہے؟ کوئی بے جان گدھا نہیں ہے۔

3۔ کوئی گھوڑا عاقل نہیں ہے؟ کوئی عاقل گھوڑا نہیں ہے۔

4۔ ہر حریص ذلیل ہے؟ بعض ذلیل حریص ہیں۔

5۔ ہر قناعت کرنے والا عزیز ہے؟ بعض عزیز قناعت کرنے والے ہیں۔

6۔ ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے؟ بعض سجدہ کرنے والے نمازی ہیں۔

7۔ ہر مسلمان خدا کو ایک ماننے والا ہے؟ بعض خدا کو ایک ماننے والے مسلمان ہیں۔

8۔ بعض مسلمان نماز نہیں پڑھتے؟ بعض نماز نہ پڑھنے والے مسلمان ہیں۔

9۔ بعض مسلمان روزہ رکھتے ہیں؟ بعض روزہ رکھنے والے مسلمان ہیں۔

10۔ بعض مسلمان نمازی ہیں؟ بعض نمازی مسلمان ہیں۔

چھٹا سبق

حجت کی قسمیں

حلِ تمرین

مندرجہ ذیل میں اصغر و اکبر و حد اوسط، صغریٰ اور کبریٰ پہچان کر بتائیں، نیز نتائج بھی بیان کریں؟

1۔ ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق جسم ہے؟ نتیجہ: ہر انسان جسم ہے کیونکہ "ہر انسان ناطق ہے" یہ صغریٰ ہے، اور "انسان" اصغر ہے اور "ہر ناطق جسم ہے" یہ کبریٰ ہے اور "جسم" اکبر ہے اور "ناطق" حداوسط ہے۔

2۔ ہر انسان جاندار ہے اور کوئی جاندار پتھر نہیں؟ نتیجہ: کوئی انسان پتھر نہیں کیونکہ "ہر انسان جاندار ہے" یہ صغریٰ ہے اور "انسان" اصغر ہے اور "کوئی جاندار پتھر نہیں" یہ کبریٰ ہے اور "پتھر" اکبر ہے اور "جاندار" حداوسط ہے۔

3۔ بعض جاندار گھوڑے ہیں اور ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے؟ نتیجہ: بعض جاندار ہنہنانے والے ہیں کیونکہ "بعض جاندار گھوڑے ہیں" یہ صغریٰ ہے اور "جاندار" اصغر ہے "ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے" یہ کبریٰ ہے اور "ہنہنانے والا" اکبر ہے اور "گھوڑے" حداوسط ہے۔

4۔ بعض مسلمان نمازی ہیں اور ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے؟ نتیجہ: بعض مسلمان اللہ کے پیارے ہیں کیونکہ "بعض مسلمان نمازی ہیں" یہ صغریٰ ہے اور "مسلمان" اصغر ہے اور "ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے" یہ کبریٰ ہے اور "اللہ کا پیارا" اکبر ہے اور "نمازی" حد اوسط ہے۔

5۔ بعض مسلمان ڈاڑھی منڈانے والے ہیں اور کوئی ڈاڑھی منڈانے والا اللہ کو نہیں بھاتا؟ نتیجہ: بعض مسلمان اللہ کو نہیں بھاتے کیونکہ ”بعض مسلمان ڈاڑھی منڈانے والے ہیں“ یہ صغریٰ ہے اور ”مسلمان“ اصغر ہے اور ”کوئی ڈاڑھی منڈانے والا اللہ کو نہیں بھاتا“ یہ کبریٰ ہے اور ”اللہ کو نہیں بھاتا“ اکبر ہے اور ”ڈاڑھی منڈانے والے“ حد اوسط ہے۔

6۔ ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے اور ہر سجدہ کرنے والا اللہ کا مطیع ہے؟ نتیجہ: ہر نمازی اللہ کا مطیع ہے کیونکہ ”ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے“ یہ صغریٰ ہے اور ”نمازی“ اصغر ہے اور ”ہر سجدہ کرنے والا اللہ کا مطیع ہے“ یہ کبریٰ ہے اور ”اللہ کا مطیع“ اکبر ہے اور ”سجدہ کرنے والا“ حد اوسط ہے۔

واللہ اعلم بالصواب، تمت هذه الرسالة بتوفيق الله تعالىٰ وعونه
ولِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلاً واٰخِراً۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِاَسَاتِذَتِيْ وَلِمَشَائِخِيْ
وَلِتَلَامِذَتِيْ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَات، رَبِّ صَرِّفْ قُلُوْبَ الطَّالِبِيْنَ اِلَيْهِ
وَاجْعَلْهُ لَهُمْ نَافِعاً۔ آمين يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

کتبہ محمد عمر فاروق بن حبیب اللہ ڈیروی، رابطہ نمبر: 0342-6624427
مدرس دار العلوم الاسلامیہ ماہڑہ تحصیل پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
جمعة المبارك ١٨ جمادی الاولیٰ ١٤٤٠ھ بمطابق 26 جنوری 2019